17 فروری 2015ء

مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی میں پاکستانی معیشت کو کئی چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا، اسٹیٹ بینک رپورٹ

بینک دولت پاکستان نے مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی کی رپورٹ بعنوان 'پاکستانی معیشت کی کیفیت' آج پارلیمنٹ کو پیش کردی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مالی سال 15ء کے ابتدائی مہینوں میں پاکستانی معیشت کو کئی چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ اوائل اگست کے دوران آئی ایم ایف کے ساتھ اجلاسوں میں توسیعی فنڈ سہولت کا چوتھا جائزہ مکمل نہ ہوسکا۔ رپورٹ میں اسلام آباد میں وسط اگست کے سیاسی واقعات کا بھی حوالہ دیا گیا ہے جنہوں نے ملک کی معاشی سرگرمیوں پر اثر ڈالا۔ ستمبر کے دوران پنجاب میں ملک کے اہم زرعی علاقے کا بڑا حصہ سیلاب کی زد میں آ گیا۔ خدشہ تھا کہ ان نقصانات سے تلف پذیر (perishable) غذائی اشیا کی قیمت بڑھ جائے گی جس سے گرانی کی توقعات میں تیزی آئی۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس پس منظر میں اہم معاشی اظہاریوں کی کارکردگی مالی سال 14ء کی دوسری ششماہی کی مثبت پیش رفت کے مطابق نہ چل سکی۔ م س 15ء کی پہلی سہ ماہی میں جاری اور مالیاتی کھاتے میں زیادہ خسارے دیکھے گئے جنھیں ملکی وسائل سے پورا کرنا پڑا۔ تاہم رپورٹ کے مطابق م س 15ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران معیشت میں نمایاں بہتری دیکھنے میں آئی ہے جس کے سال کے بقیہ حصے میں برقرار رہنے کا امکان ہے۔

رپورٹ میں م س 15ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بیرونی شعبے کی صورتحال کو اجاگر کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ م س 15ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی تجارتی خسارہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 1.6 ارب ڈالر بڑھ گیا۔ سہ ماہی کے دوران ترسیلات زر 765 ملین ڈالر بڑھ جانے کی وجہ سے اس اضافے کی جزوی تلافی ہوگئی۔ رپورٹ کے مطابق جاری کھاتے کا بڑھتا ہوا خسارہ، بازار مبادلہ کی غیر یقینی کیفیت کے ہمراہ ان کلیدی عوامل میں شامل تھا جو زری پالیسی کو جولائی تا ستمبر 2014ء کے دوران سخت رکھنے کے اسٹیٹ بینک کے فیصلے کا سبب بنے۔

رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران حکومتی قرض پچھلے سال کے مقابلے میں کم رہا کیونکہ حکومت پی آئی بیز اور بچت اسکیموں کے ذریعے غیر بینک اداروں سے زیادہ قرض لے سکی۔ رپورٹ کے مطابق بینکاری نظام کے اندر حکومت نے مرکزی بینک کے بجائے کمرشل بینکوں سے زیادہ قرض لیا اور وہ بھی پچھلے برس کی اسی مدت کے مقابلے میں کم رہا۔

رپورٹ کے مطابق صنعتی شعبہ ملی جلی تصویر پیش کررہا ہے۔ سیمنٹ کی زیادہ مقدار، فولاد کی درآمدات اور پی ایس ڈی پی کے زیادہ اخراجات سے ظاہر ہوتا ہے کہ م س 15ء کی پہلی سہ ماہی میں تعمیراتی سرگرمیوں میں تیزی آئی۔ اس کے برعکس بڑے پیمانے پر اشیا سازی (LSM) کی نمو میں م س 15ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کمی درج کی گئی کیونکہ مقامی اشیا سازوں کو گیس کی قلت کا سامنا کرنا پڑا (خصوصاً کھاد، ٹیکسٹائل، کاغذ، شیشے اور چمڑے کے شعبوں میں)۔ مزید برآں، چین اور بنگلہ دیش سے دھاگے اور کپڑے کی پست طلب کی بنا پر ٹیکسٹائل میں بھی سست رفتاری ہے۔

شعبہ اجناس کی کمزوری کا نتیجہ تھوک اور خردہ تجارت کی سرگرمی میں بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ تاہم اس سال مالیات و بیمے اور ٹیلی مواصلات کے متحرک ہونے سے بظاہر خدمات کے شعبے میں تیزی آئی ہے۔

معیشت کے امکانات پر بحث کرتے ہوئے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کے بیرونی شعبے کو سب سے زیادہ فائدہ تیل کی قیمتوں میں کمی سے ہوگا کیونکہ ہمارے درآمدی بل کا تقریباً 35 فیصد پٹرولیم پر مشتمل ہے۔ مہنگائی بھی ابتدائی توقعات سے کافی کم رہنے کا امکان ہے کیونکہ حکومت بین الاقوامی نرخوں کے مطابق پٹرولیم مصنوعات کی خردہ قیمتیں باقاعدگی سے گھٹا رہی ہے۔ رپورٹ میں مالیاتی خسارے کا ساختی جز کم کرنے کے لیے اہم اصلاحات کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق حکومت نے مالیاتی اصلاحات نافذ کرنے کے لیے ایک وسط مدتی حکمت عملی تشکیل دی ہے جس میں محاصل کی پیداوار بہتر بنانے سے لے کر گھاٹے میں جانے والی پی ایس ایز میں نجی شعبے کی شرکت بڑھانے تک مختلف اصلاحات شامل ہیں۔ پاکستان ریلویز، جینکوز اور ڈسکوز کی تشکیل نو کے منصوبے بھی شروع کیے جارہے ہیں تاکہ یہ پی ایس ایز پاکستان کی معاشی ترقی میں مثبت حصہ ڈال سکیں۔ تاہم ان منصوبوں میں تیزی لائی جانی چاہیے اور ان کی انتظامی و عملی نااہلیوں اور مالیاتی شعبے اور بقیہ معیشت پر ان کے اثرات پر توجہ دی جانی چاہیے۔

***